حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل کون ؟

حدیث عمار محدثین کی نظر میں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کیا جانے والا اعتراض کے جواب

عمار بن یاسر کا قاتل کون ؟ حدیث عمار محدثین کی نظر میں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

1	مقدمہ	1
2	حدیث عمار بن یاسر	3
3	لفاظ تَقۡتُلُہُ الۡفِئَۃُ الۡبَاغِیَۃُ کی حقیقت	5
4	بخاری کا قدیم نسخہ اور اس کی سند	8
5	دیگر کتابوں میں ائی حدیث عمار پر ایک نظر	10
6	حضرت ابوِ غادیہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے حدیث کا جواب	16

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مقدمہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی وَنسَلِمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ. وَ عَلَى اله وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّابعد

بغض صحابہ میں گرفتار ہوئے لوگ اس حدیث کو پیش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ حدیث اہل سنت والجماعت کی گلے کی ہڈی ہے مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس طرح بقیہ حدیثیں ہیں اسی طرح یہ حدیث بھی اہل سنت والجماعت کے ہاں وہی مقام رکھتی ہے پاک و ہند کے اندر کچھ عرصے سے دیکھا جا رہا ہے بغض صحابہ میں لوگ دن بدن گرفتار ہوئے جا رہے ہیں افسوس ہوتا ہے ان لوگوں کو دیکھ کر جو صحابہ پر اپنی زبان کو دراز کرتے ہیں ایسی جماعت کے بارے میں جس کو اللہ تعالی نے قران میں بشارت دی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ الله(الْمُجَادَلَة : ٢٢) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے. اور حدیث پاک ہے ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَاأَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ۔

صحیح مسلم:2540

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحاب کو برا مت کہو، میرے اصحاب کو برا مت کہو، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا. سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے دیئے ایک مُد (آدھ کلو) یا آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

اللہ تبارک و تعالی ہم سب کو صحابہ رضی اللہ عنہ اجمعین سے محبت کرنے والا بنائیں اور بغض صحابہ سے بچائے ۔ اس رسالے میں ہم اس حدیث کے بارے میں تحقیق پیش کریں گے جس کو وہ لوگ پیش کرتے ہیں جو صحابہ سے بغض رکھتے ہیں اور ان کے تمام اشکالات کے جواب دیں گے انشاء اللہ

وہ دشمن صحابا بول زرا توجے کیوں انکار صحابہ کا

ہر حال میں توج سے یہ پوچھے گا یہ تابیدار صحا بہ کا

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حدیث عمار بن یاسر

حدثنا إبراهيم بن موسى، اخبرنا عبد الوهاب، حدثنا خالد، عن عكرمة، ان ابن عباس قال له، ولعلي بن عبد الله: ائتيا ابا سعيدفاسمعا من حديثه فاتيناه، وهو واخوه في حائط لهما يسقيانه فلما رآنا جاء فاحتبى وجلس، فقال كنا ننقل لبن المسجد لبنة لبنة، وكان عمار ينقل لبنتين لبنتين، فمر به النبي صلى الله عليه وسلم، ومسح عن راسه الغبار، وقال:" ويح عمار تقتله الفئة الباغية عمار يدعوهم إلى الله، ويدعونه إلى النار.

صحیح البخاری:2812

ترجمہ: ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا ‘ کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی ‘ کہا ہم سے خالد نے بیان کیا عکرمہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے اور (اپنے صاحبزادے) علی بن عبداللہ سے فرمایا تم دونوں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے احادیث نبوی سنو۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے ‘ اس وقت ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے (رضاعی) بھائی کے ساتھ باغ میں تھے اور باغ کو پانی دے رہے تھے ‘ جب آپ نے ہمیں دیکھا تو (ہمارے پاس) تشریف لائے اور (چادر اوڑھ کر) گوٹ مار کر بیٹھ گئے ‘ اس کے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی اینٹیں (ہجرت نبوی کے بعد تعمیر مسجد کیلئے) ایک ایک کر کے ڈھو رہے تھے لیکن عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لا رہے تھے ‘ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے اور ان کے سر سے غبار کو صاف کیا پھر فرمایا افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت مارے گی ‘ یہ تو انہیں اللہ کی (اطاعت کی) طرف دعوت دے رہا ہو گا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے۔

عتراض: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ باغی تھا کیونکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کے گروہ کی طرف سے قتل ہوئے تھے۔

جواب: یہ حدیث حضرت امیر معاویہ کے لیے ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ حدیث میں ایا ہے کہ عمار ان کو اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہوگا لیکن وہ اسے جھنم کی طرف بلا رہے ہو گے ایک صحابی رسول اللہ کی طرف بلانے کے بجائے جھنم کی طرف کیسے بلا سکتا ہے جبکہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنْ الْحَقِّ . صحيح مسلم حديث: 2461

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی ہے جس میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو اختلاف پیدا کرنے والی گروہ بندی میں نکلیں گے ان دونوں گروہوں سے حق کے زیادہ قریب تر گروہ قتل کرے گا۔

محدثین نے کہا ہے کہ یہاں پر دونوں گرو سے مراد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گروہ ہے اور یہاں پر کہاں گیا ہے کہ ایک حق کے زیادہ قریب تر گروہ ہوگا یعنی دوسرا حق کے کم قریب ہوگا اور جو حق کے قریب تر ہوگا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گروہ ہے۔

مذکورہ اتفاقی صحیح احادیث سے پتہ چلا کہ ایک وقت آئے گا جس میں مسلمانوں کی دو جماعتیں ہو جائینگی ، ان دو جماعتوں سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتیں ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ روایت کی وضاحت کرتے علامہ نووی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

افتراق يقع بين المسلمين، وهو الافتراق الذي كان بين علي ومعاوية رضي الله عنهما۔ شرح نووي : ج 3 ص 454

ترجمہ: یعنی: مسلمانوں کے بیچ میں ہونے والے اختلاف سے مراد حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کے بیچ میں ہونے والا اختلاف ہے۔

- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ) نے اس حدیث کی وضاحت میں فرمایا۔

فهذا الحديث الصحيح دليل على ان كلا الطائفتين المقتتلتين على و اصحابه ومعاويه واصحابه علي حق وان عليا واصحابه كانوا اقرب الى الحق من معاوية و اصحابه۔

فتاوى ابن تيمية رحمه الله ج 4 ص467

ترجمہ: یہ صحیح حدیث دلالت کرتی ہے کہ دونوں لڑنے والی جماعتیں یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی، معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی دونوں حق پر ہیں جبکہ علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حق کے زیادہ قریب ہیں بمقابلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے لیکن ہیں دونوں حق پر۔

- علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ) فرماتے ہیں۔

كما تقرّرَ الْكَفَ عَن كَثِيرٍ مِما شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَقِتَالُهُمْ – رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔ سير اعلام النبلاء: ج 10، ص:92

ترجمہ : یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابہ کے درمیان جو اختلافات وغیرہ ہوئے اس پرسکوت کیا جائے ۔

الفاظ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ کی حقیقت

یہ الفاظ امام بخاری نے نقل نہیں کیے ہیں جس کی وضاحت محدثین نے اپنی کتابوں میں کر دی ہے جس کی مثال اگے ا رہی ہے ۔

- : امام بیہقی رحمہ اللہ (المتوفی: 458ھ) اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں فرماتے ہیں

ورواه البخاري في الصحيح عن مسدد عن عبد العزيز، إلا إنه لم يذكر قوله وتقتله الفئة الباغية۔

دلائل النبوة:ج2ص546

ترجمہ: امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اپنی صحیح میں عن مسدد عن عبد العزیز کی سند سے مگر ذکر نہیں کیا ہے تقتله الفئة الباغية کے لفظ کو ۔

- امام محمد بن فتوح الحمیدي رحمہ اللہ (المتوفی: 488ھ) اپنی کتاب الجمع بین الصحیحین میں فرماتے ہیں:۔

هذا الحديث زيادة مشهورة لم يذكرها البخاري أصلاً في طريقي هذا الحديث، ولعلّها لم تقع إليه فيهما، أو وقعت فحذفها لغرض قصده . في ذلك۔

الجمع بين الصحيحين : ج2ص462 دار ابن حزم

ترجمہ: امام بخاری نے اس حدیث کے اندر مشہور زیادتی کو بلکل ذکر نہیں کیا اس حدیث کے دونوں طرقوں میں، اس لیے کہ یہ زیادتی یا تو ان دونوں طرقوں میں موجود نہیں تھے یا پھر موجود تھے پھر ان ہونے اس کو کسی غرض اور اپنے کسی ارادے کی وجہ سے حذف کر دیا۔

- أَبو مَسْعُود الدمشقي رحمہ اللہ (المتوفی:401ھ) فرماتے ہیں ۔

قَالَ أَبو مَسْعُود الدمشقي من كتابه: لم يذكر البُخَارِي هَذه الزيادة،۔ الجمع بين الصحيحين : ج2ص462 دار ابن حزم

،ترجمہ: ابو مسعود الدمشقی نے اپنی کتاب میں کہا: بخاری نے اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا۔

- ابن العثیر الجزری رحمہ اللہ (المتوفی 606ھ) فرماتے ہیں ۔

قلت أنا والذي قرأته في كتاب البخاري – من طريق أبي الوقت عبد الأول السخري – رحمه الله – من النسخة التي قرأت عليه عليها خطه أمَّا في متن الكتاب، فبحذف الزيادة، وقد كتب في الهامش هذه الزيادة،

جامع الأصول: ج9ص45

ترجمہ: میں نے امام بخاری رح کی کتاب کو پڑھا ہے ابو الوقت عبداللہ البختری رح کے طریق سے اس سخہ سے پڑھا ہے جو نُسخہ اُن کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور اس پر امام بُخاری رح کا مخطوطہ ہے بہر

ن حال متن کتاب کے اندر زیادتی محذوف ہے البتہ حاشیہ کے اندر یہ زیادتی میں نے پائی ہے۔

- امام الذہبي رحمہ اللہ (المتوفی 748ھ) فرماتے ہیں ۔

أخرجه البخاري دون قوله «تقتله الفئة الباغية»

تاریخ الإسلام:ج1ص18

ترجمہ: اور امام بخاری نے ذکر کیا ہے تقتله الفئة الباغية کے الفاظ کے بنا ۔

- علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی 773ھ) فرماتے ہیں ۔

قُلْتُ وَيَظْهَرُ لِي أَنَّ الْبُخَارِيَّ حَذَفَهَا عَمْدًا وَذَلِكَ لِنكْتَةٍ خَفِيَّةٍ وَهِيَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي اعْتَرَفَ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هَذِهِ الزِّيَادَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ عَلَى أَنَّهَا فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ مُدْرَجَةٌ وَالرِّوَايَةُ الَّتِي بَيَّنَتْ ذَلِكَ لَيْسَتْ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِ۔

فتح الباری:ج1ص542

ترجمہ: اور میرے لیے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام بخاری رح نے اس کو جان بوجھ کر حذف کر دیا اور یہ ایک باریک نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ابو سعید خدری رض نے کہا کہ ان ہونے اس زیادتی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ روایت مدرج ہے وہ جس سے میرے لیے یہ واضح ہو گیا کہ یہ روایت امام بخاری شرط پر نہیں تھی۔

بخاری کا قدیم نسخہ اور اس کی سند

نسخے کی سند :

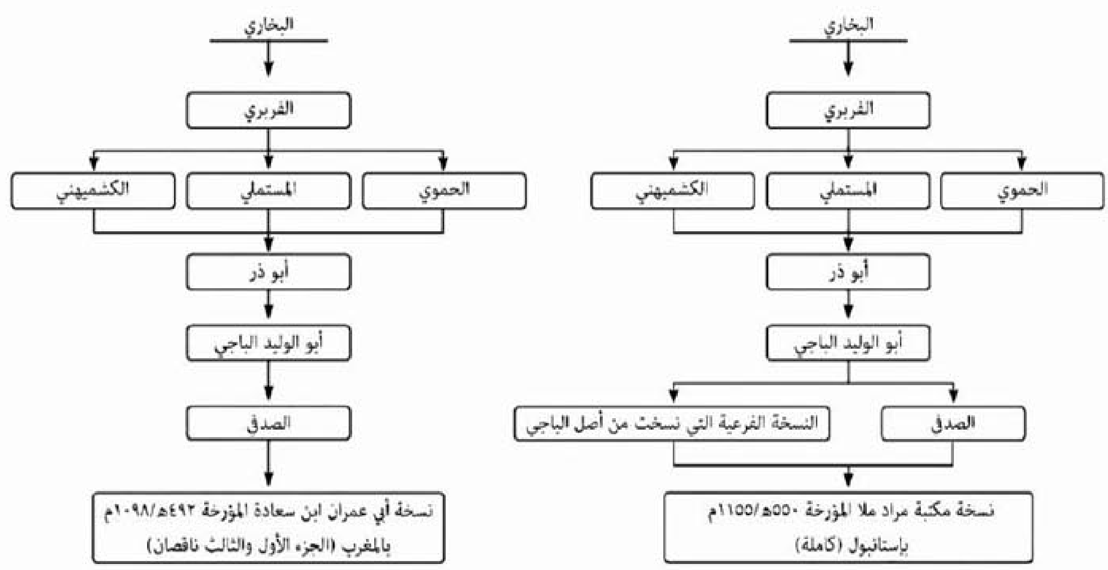

المقارنة بين نسختي أبي عمران ابن سعادة ومكتبة مراد ملّا.

وقد قوبلت نسخة مكتبة مراد ملا بالنسختين المعتمدتين بعد تمام نسخها، إضافة إلى مقابلتها بنسخ ابن الدباغ وأبي عبد الله ابن سعادة تلميذَيْ الصدفي. وهناك معلومة كتبت على ورقة البرشمان تشير إلى أن النسخة قد تمت مقابلتها بعد مئة سنة تقريبا من تاريخ نسخها بنسخة قوبلت بالنسخة الأصل لأبي ذر.

نسخہ ابن سعادۃ :

امام بخاری سے ان کے شاگرد محمد بن یوسف الفربری نے نقل کیا،ان سے ابو محمد عبداللہ بن احمد بن الحمویي نے،ان سے ابوذر عبداللہ بن احمد بن الھروی نے،ان سے ابو ولید سلیمان بن خلف الباجی نے ،ان سے ابوعلی حسین بن محمد بن الصدفی نے،ان سے ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن سعادۃ نے(اور آج بخاری کے قدیم ترین نسخوں میں انہی کا نسخہ موجود ہے)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تو یہ تھے بخاری کو نقل کرنے والے امام جیسا کہ ہم بتا چکے کہ آج کے دور میں بخاری کے قدیم نسخوں میں صرف ابن سعادۃ (ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن سعادۃ) کا نسخہ موجود ہے تو ہم بخاری میں موجود حدیث عمار کو اسی نسخے میں دیکھتے ہیں۔

اس قدیم نسخے میں تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ یہ الفاظ موجود نہیں ہے صرف ويح عمار يدعوهم الى الجنة ويدعونه الى النار اللہ کہ الفاظ موجود ہے ۔ حق ماننے والے کے لئے اتنی دلیل ہی کافی ہے لیکن ہم زرا دو نسخے کا مطالعہ اور کر لیتے ہیں تاکہ کسی قسم کا اعتراض باقی نا رہے۔

صحیح البخاری فرع نسخۃ ابن سعادۃ جلد1 صحفہ نمبر 105

نسخۃ یونینیۃ :

بخاری کا نسخہ یونینیۃ دیکھیں نسخہ یونینیۃ کو بخاری کے مختلف نسخون کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا اور ان میں جو اختلاف ہوتا تھا ان کو حواشی میں لکھا جاتا تھا۔

" صحیح بخاری کے یونینیہ نسخے میں حدیث عمار میں "تقلہ البیئۃ الباغیۃ" کے اوپر انہوں نے "ساقط لکھا ہے۔ یعنی کہ یہ الفاظ اصلی نسخوں میں دستیاب نہیں ہے۔

صحیح بخاری نسخۃ الیونینیۃ جلد1 صحفہ نمبر97

نسخہ سلطانیہ:۔

بخاری کا نسخہ سلطانیہ دیکھیں سلطان عبدالحمید نے نسخہ یونینیہ کو مد نظر رکھ کر اس وقت کے علماء

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کو بلا کر بخاری کا ایک نسخہ تیار کروایا جس کو نسخہ سلطانیہ کا نام دیا، اس میں بھی انہوں نے حدیث عمار میں "تقتله الفئة الباغية " کے الفاظ کے حاشیے میں "ساقط عند ابوذر ، والاصیلی "لکھا ہے ، یعنی ابوذر ہروی اور اصیلی کے نسخے میں یہ الفاظ موجود نہیں۔

صحیح بخاری نسخۂ سلطانیۃ صحفہ نمبر 491

مشرق میں اس وقت بخاری کا نسخہ سلطانیہ رائج ہے، اس نسخے میں اور نسخہ یونینیہ میں اختلافات والے الفاظ کو حدیث میں شامل کر کے حواشی میں اختلاف کو بیان کر دیا گیا تھا لیکن اب شائع ہونے والے نسخوں میں وہ الفاظ بغیر حاشیے کے ساتھ ملا دیے گئے ہیں۔

دیگر کتابوں میں ائی حدیث عمار پر ایک نظر

حدثنا محمد بن المثنى ، وابن بشار ، واللفظ لابن المثنى، قالا: حدثنا محمد بن جعفر ، حدثنا شعبة ، عن ابي مسلمة ، قال: سمعت ابا نضرة يحدث، عن ابي سعيد الخدري ، قال: اخبرني من هو خير مني ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار حين جعل يحفر الخندق، وجعل يمسح راسه، ويقول: " بؤس ابن سمية تقتلك فئة باغية "، صحيح مسلم: 7320

ترجمہ: محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابو مسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو نضرہ سے سنا، وہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے انھوں نے کہا: ایک ایسے شخص نے مجھے بتایا جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ نے خندق کھودنے کا آغاز کیاتو عمار رضی اللہ عنہ سے ایک بات ارشاد فرمائی، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور فرمانے لگے۔ سمیہ کے بیٹے کی مصیبت! تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ خندق کا ہے اس سے پہلے جو حدیث گزری تھی بخاری شریف کی اس میں مدینہ کی تعمیر کے لفظ موجود ہے جبکہ مدینہ کے تعمیر سن ایک ہجری میں ہوئی تھی اور خندق کا واقعہ سن پنچ ہجری میں پیش ایا تھا اس کو کہتے ہیں متن میں اضطراب اس کے اگے چل کے دیکھتے ہیں مسلم شریف کی ایک اور حدیث۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ: صحيح مسلم:2916

ترجمہ: محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے خالد حذا کو سعید بن ابو الحسن سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اس حدیث کے درمیان میں کوئی بھی ذکر نہیں ہے کہ یہ واقعہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ہے یا خندق کے وقت کا ہے ۔ مسجد نبوی کی تعمیر سن ایک ہجری میں ہوئی اور اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ میں موجود ہی نہیں تھی ہاں ایک امکان یہ پیدا ہوتا ہے کہ چلو مدینہ کی تعمیر کے وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود نہیں تھی مگر سن چار ہجری میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوزہ بن کے ائی اور غزوہ خندق سن پانچ ہجری میں ہوا تو ہو سکتا ہے یہ حدیث غزوہ خندق کے وقت کی ہو۔مگر سیرت کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ غزوہ خندق کے وقت عورتوں کو ایک قلعے میں رکھ دیا گیا تھا سیرت کی بہت سی کتابوں میں اپ یہ واقعہ دیکھ سکتے ہیں جیسے کہ سیرت ابن

ہشام وغیرہ میں ۔ ان سب باتوں سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں موجود نہیں تھی اس کے بعد ترمذی شریف کی حدیث کو دیکھتے ہے ۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ: ترمذی شریف 3800

ترجمہ: ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمار! تمہیں ایک باغی جماعت قتل کرے گی ۔

اس حدیث کے راوی کون ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہ سن سات ہجری میں سلام لائے زیادہ سے زیادہ زور لگائے تو چھ ہجری میں لائے اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو براہ راست اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا ۔ اب ہم مسند احمد کی حدیث کو دیکھتے ہیں ۔

حدثنا يزيد بن هارون ، اخبرنا العوام ، حدثني اسود بن مسعود ، عن حنظلة بن خويلد العنبري ، قال: بينما انا : عند معاوية، إذ جاءه رجلان يختصمان في راس عمار ، يقول كل واحد منهما: انا قتلته، فقال عبد الله بن عمرو ليطب به احدكما نفسا لصاحبه، فإني سمعت يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال عبد الله بن احمد: كذا قال ابي: يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول:" تقتله الفئة الباغية"، فقال معاوية: الا تغني عنا مجنونك يا عمرو ؟! فما بالك معنا؟ قال: إن ابي شكاني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم:" اطع اباك ما دام حيا ولا تعصه" فانا معكم ولست اقاتل. مسند احمد:6929

ترجمہ: حنظلہ بن خویلد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا دو آدمی ان کے پاس جھگڑا لے کر آئے ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ تھا کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کیا ہے سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ تمہیں چاہئے ایک دوسرے کو مبارکباد دو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

گروہ قتل کرے گا سیدہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر آپ ہمارے ساتھ کیا کر رہے ہو اے عمرو! اپنے اس دیوانے سے ہمیں مستغنی کیوں نہیں کر دیتے؟ انہوں نے فرمایا: "کہ ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری شکایت کی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تھا زندگی بھر اپنے باپ کی اطاعت کرنا اس کی نافرمانی نہ کرنا اس لئے میں آپ کے ساتھ تو ہوں لیکن لڑائی میں شریک نہیں ہوتا۔

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرتے ہیں تو اس حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت نے اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست نہیں سنا کیونکہ بخاری اور مسلم کی حدیث سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ یا تو یہ واقعہ سن ایک ہجری کا ہے یا سن پانچ ہجری کا ہے۔ مسند احمد کی دوسری حدیث کو دیکھتے ہیں۔

، حدثنا عبد الرزاق ، قال: حدثنا معمر ، عن ابن طاوس ، عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ، عن ابيه قال: لما قتل عمار بن ياسر دخل عمرو بن حزم على عمرو بن العاص ، فقال: قتل عمار، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " تقتله الفئة الباغية". فقام عمرو بن العاص فزعا يرجع حتى دخل على معاوية، فقال له معاوية: ما ،شانك؟ قال: قتل عمار. فقال معاوية: قد قتل عمار، فماذا ؟! قال عمرو: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:" تقتله الفئة الباغية" . فقال له معاوية: دحضت في بولك، اونحن قتلناه؟ إنما قتله علي واصحابه , جاءوا به حتى القوه بين رماحنا. او قال: بين سيوفنا.مسند احمد 17778

ترجمہ: محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا؟ یہ سن کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اناللہ پڑھتے ہوئے گھبرا کر

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اٹھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تو شہید ہوگئے، لیکن تمہاری یہ حالت؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم اپنے پیشاب میں گرتے، کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے خود قتل کیا ہے، وہی انہیں لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے درمیان لا ڈالا۔

اس حدیث میں عمر بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس بات کی صراحت تو کی ہے کہ میں نے اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مگر یہ راوی کا وہم ہے کیونکہ حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ مکہ فتح ہونے کے بعد سن اٹھ ہجری میں اسلام قبول کرتے ہیں۔ ان سب حدیث سے ایک بات کی وضاحت تو ہو گئی ہے کہ یہ مرسل صحابی ہے۔

حدیث عمار پر محدثین کی رائے: ۔

- أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال (المتوفى 311ھ)

أخبرني إسماعيل بن الفضل قال : سمعت أبا أمية محمد بن إبراهيم ےيقول : سمعت في حلقة أحمد بن حنبل ويحيى بن معين وأبو خيثمة والمعيطي ذكروا : (يقتل عمار الفئة الباغية) فقالوا : ما فيه حديث صحيح۔

كتاب السنة دار الراية: ج2/ص463

ترجمہ: مجھ سے اسماعیل بن الفضل نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابو امیہ محمد بن ابراہیم کو

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کہتے سنا: میں نے احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ابو خیثمہ اور معیطی کے حلقہ میں یہ ذکر کرتے ہوئے سنا: (يقتل عمار الفئة الباغية) اور انہوں نے کہا: اس میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

احْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: رُوِيَ فِي تقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ حَدِيثًا، لَيْسَ فِيهَا حَدِيث صَحِيحٌ

كتاب ألسنة: ج2ص463

ترجمہ: احمد بن حنبل کہتے ہیں: عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ کے بارے میں اٹھائیس احادیث مروی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی صحیح حدیث نہیں ہے۔

مخالفین کی طرف سے ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ اس میں اسماعیل بن فضل جو راوی ہے یہ مجہول راوی ہے۔

جواب:اسماعیل بن فضل ابوبکر الخلال کہ استاد ہے یہ راوی اپ کے لیے مجہول ہو گئے ابوبکر الخلال کے لیے مجہول نہیں ہے۔

- ابن العدیم (المتوفی 660ھ)

روى عنه أحمد بن محمد بن هرون الخلال، وسمع منه بطر سوس: بغية الطلب فى تاريخ حلب: ج4ص1746

ترجمہ: اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے أحمد بن محمد بن ہرون خلال نے اور انہوں نے ان سے طرسوس میں سونی ۔

تو اس سے پتہ چلا کہ اسماعیل بن فضل مجہول راوی نہیں ہے ۔

دوسرا اعتراض اسی کتاب السنہ میں ابن فرح یہ کہتے ہیں یعقوب ابن ابی شیبہ نے مسند عمار کی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جز اول میں یہ بات کہی ہے میں نے احمد بن حنبل سے سنا اس حدیث کے بارے میں تو امام احمد بن حنبل نے کہا اس بارے میں ایک سے زیادہ روایت صحیح ہے۔

جواب: یہ کول ثابت نہیں ہے کیونکہ ابن فرہ جو راوی ہیں وہ یہ نہیں کہہ رہا کہ میں نے یعقوب ابن ابی شیبہ سے سنا بلکہ وہ کہہ رہا ہے کہ یعقوب ابن ابی شیبہ کی کتاب میں موجود ہے اور وہ کتاب موجود ہی نہیں گویا کہ اعتراض کرنے والے کے پاس اس بات کی کوئی تصدیق نہیں ہے ۔

ان تمام باتوں سے اس بات کی تو وضاحت صاف ہوتی ہے کہ یہ روایت مرفوع ثابت نہیں ہے مگر موقوفن ثابت ہے مرسل صحابی ہے سند صحیح ہے متن میں اضطراب ہے ۔

حضرت ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے حدیث کا جواب

حدثنا عفان ، قال: حدثنا حماد بن سلمة ، قال: اخبرنا ابو حفص ، وكلثوم بن جبر ، عن ابي غادية ، قال: قتل عمار بن ياسر فاخبر عمرو بن العاص ، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " إن قاتله وسالبه في النار" . فقيل لعمرو: فإنك هو ذا تقاتله! قال: إنما قال: قاتله وسالبه. مسند احمد:17776

ترجمہ: ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو قتل کرنے والا اور اس کا سامان چھیننے والا جہنم میں جائے گا، کسی نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بھی تو ان سے جنگ ہی کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل اور سامان چھیننے والے کے بارے فرمایا تھا (جنگ کرنے والے کے بارے نہیں فرمایا تھا)۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

- علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ)

سَمِعتُ رَسُولَ الله – صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَاتِلُ عَمَّارٍ وَصَالِبُهُ فِي النَّارِ . إسنادُهُ فيه انقطاع.۔

سیرأعلام النبلاء: ج2ص544

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو قتل کرنے والا جہنم میں جائے گا۔ امام ذہبی کہتے ہیں اس کی سند منقطع ہے ۔

- امام احمد بن حنبل (المتوفی: 241ھ)

قلت ليحي حماد بن سلمه عن أبي حفص عن أبي الغادية قَالَ مَا أعرفهُ .

العلل ومعرفة الرجال: ج2ص602

ترجمہ :امام احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے یحیی بن معین سے کہا حماد بن سلمہ اور وہ ابو حفص سے اور وہ ابو غادیہ سے قَالَ مَا أعرفهُ میں نہیں جانتا ۔

- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ)

وَقِيلَ: كَانَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَعْضُ السَّابِقِينَ الْأَوَّلِينَ، وَإِنْ قَاتِلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ هُوَ أَبُو الْعَادِيَةِ وَكَانَ مِمَّنْ يَابعَ تحت الشَّجَرَةِ، وَهُمُ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ ذَكَرَ ذَلِكَ ابْنُ حَزْمٍ وَغَيْرُهُ۔

منہاج السنہ:6ص333

ترجمہ: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ باز ایسے بھی لوگ تھے جو سابقون الاولون میں سے تھے اور ان میں یہ کہا جاتا ہے کہ عمار بن یاسر کو جنہوں نے قتل کیا ابو عادیہ وہ بھی تھے حالانکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اور وہ سابقون الاولون میں سے تھے اور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

میں سے تھے اور اس بات کا ذکر ابن حزم وغیرہ نے کیا۔

اگر وہ بہت رضوان کرنے والے میں سے تھے تو وہ جہنم میں کیسے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ سنن ابو داؤد کی روایت ہے۔

حدثنا قتيبة بن سعيد، ويزيد بن خالد الرملي، ان الليث حدثهم، عن ابي الزبير، عن جابر، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، انه قال:" لا يدخل النار احد ممن بايع تحت الشجرة۔

سنن ابو داؤد 4653

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہنم میں ان لوگوں میں سے کوئی بھی داخل نہیں ہو گا، جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔

، قال عبد الله بن احمد: حدثني ابو موسى العنزي محمد ابن المثنى ، قال: حدثنا محمد بن ابي عدي ، عن ابن عون عن كلثوم بن جبر ، قال: كنا بواسط القصب عند عبد الاعلى بن عبد الله بن عامر قال: فإذا عنده رجل، يقال له ابو الغادية استسقى ماء، فاتي بإناء مفضض، فابى ان يشرب، وذكر النبي صلى الله عليه وسلم فذكر هذا الحديث:" لا ترجعوا بعدي كفارا او ضلالا" شك ابن ابي عدي" يضرب بعضكم رقاب بعض" فإذا رجل يسب فلانا ، فقلت: والله لئن امكنني الله منك في كتيبة، فلما كان يوم صفين إذا انا به وعليه درع، قال: ففطنت إلى الفرجة في جربان الدرع فطعنته، فقتلته، فإذا هو عمار بن ياسر ، قال: قلت: واي يد كفتاه يكره ان يشرب في إناء مفضض وقد قتل عمار بن ياسر۔

مسند احمد 16698

ترجمہ: کلثوم بن حبر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ شہر واسط میں عبدالاعلی بن عامر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران وہاں موجود ایک شخص جس کا نام ابوغادیہ تھا نے پانی منگوایا، چنانچہ چاندی کے ایک برتن میں پانی لایا گیا لیکن انہوں نے وہ پانی پینے سے انکار کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یہ حدیث ذکر کی کہ میرے پیچھے کافر یا گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اچانک ایک آدمی دوسرے کو برا بھلا کہنے لگا، میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے لشکر میں مجھے تیرے اوپر قدرت عطاء فرمائی (تو تجھ سے حساب لوں گا) جنگ صفین کے موقع پر اتفاقا میرا اس سے آمنا سامنا ہو گیا، اس نے زرہ پہن رکھی تھی، لیکن میں نے زرہ کی خالی جگہوں سے اسے شناخت کر لیا، چنانچہ میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو سیدنا عمار بن یاسر تھے، تو میں نے افسوس سے کہا کہ یہ کون سے ہاتھ ہیں جو چاندی کے برتن میں پانی پینے پر ناگواری کا اظہار کر رہے ہیں جبکہ انہی ہاتھوں نے سیدنا عمار کو شہید کر دیا تھا۔

جواب: اس حدیث میں جس شخص کا ذکر نہیں ہے کہ کس نے نیزہ مارا تھا اس کو راوی نے منسوب کر دیا ہے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کی طرف جس کی وضاحت ہم کو مستدرک الحاکم کی حدیث سے ملتی ہے ۔

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ كُلْثُوْمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنْتُ بِوَاسِطِ الْقَصْبِ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الأذن هذا أبو غَادِيَةَ الْجُهَنِيُّ يَسْتَاذِنُ فَقَالَ عَبْدُ الأَعْلَى ادْخُلُوهُ فَادْخَلَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ فَإِذَا رَجُلٌ طِوَالُ ضَرْبٍ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ فَلَمَّا قَعَدَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ مِنْ خِيَارِنَا قَالَ فَوَاللَّهِ آنِي لَفِي مَسْجِدِ قُبَاءَ إِذَا هُوَ يَقُوْلُ وَذَكَرَ كَلِمَةً لَوْ وَجَدتُّ عَلَيْهِ أَعْوَانًا لَوَطِئْتُهُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ صِفَيْنَ أَقْبَلَ يَمْشِي أَوَّلَ الْكَتِيْبَةِ رَاجِلا حَتَّى كَانَ بَيْنَ الصَّفَيْنِ طَعَنَ رَجُلٌ بِالرُّمْحِ فَصَرَعَهُ فَانْكَفَا الْمِغْفَرُ عَنْهُ فَاضْرِبَهُ فَإِذَا رَأْسُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ يَقُوْلُ مَوْلَى لَنَا لَمْ ارَ رَجُلًا أَبْيَنَ ضَلَالَةٍ مِّنْهُ۔

مستدرک حاکم:5658

ربیعہ بن کلثوم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) میں واسط القصب میں عبدالاعلی بن عبداللہ بن عامر کے گھر تھا، اجازت لینے والے نے کہا: ابو غاریہ چہنی اندر آنے کی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اجازت مانگ رہا ہے، عبدالاعلیٰ نے کہا: اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ اندر آئے ، اس وقت انھوں نے تنگ کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ انتہائی دراز قد آدمی تھا، وہ تو اس امت کا فرد لگتا ہی نہیں تھا، جب اندر آ کر بیٹھ گیا تو کہنے لگا: ہم عمار بن یاسر ہوا کو سب سے معتبر اور نیک جانتے ! ہیں۔ خدا کی قسم میں مسجد قباء میں تھا وہ باتیں کر رہا تھا ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اللہ کی قسم اگر کبھی مجھے اس پر غلبہ ملا تو میں اس کو روند ڈالوں گا حتی کہ ان کو قتل کر ڈالوں گا، پھر جب جنگ صفین شروع ہوئی تو لشکر کی پہلی جماعت پیدل چلتے ہوئے آئی، یہاں تک کہ وہ صفین کے ،درمیان پہنچ گئے ، ایک آدمی نے ان کو نیزہ مارا، جس کی وجہ سے وہ گر گئے ، ان کا خود نیچے گرا جب دیکھا تو حضرت عمار بن یاسر بین کا سر تھا۔ راوی کہتے ہیں : ہمارے آقا کہا کرتے تھے کہ میں نے اُس آدمی سے زیادہ گمراہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔

اس حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے حضرت ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نہیں تھے بلکہ کوئی اور تھا جس کو حضرت ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں نیزہ مارتے دیکھا تھا ۔

- عز الدين بن الأثير أبي الحسن علي بن محمد الجزري (المتوفی : 555ھ) فرماتے ہیں ۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے جناب عمار کو قتل کیا تھا۔ وہ کوئی اور آدمی تھا۔ اور یہ قاتل مشہور ہو گئے ۔

أسد الغابة في معرفة الصحابة اردو ج3ص596

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ان سب باتوں سے پتہ یہ چلتا ہے کہ اس مسئلے میں بہت اختلاف ہے تو بہتر یہی ہے کہ اس مسئلے پر سکوت اختیار کیا جائے اور ایسی زبان نہ استعمال کی جائے کہ جس سے صحابہ کی شان میں گستاخی ہو۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]